SET A

Name of Course	**:**	**B.A. (Prog.)**		
Semester	**:**	**I**		
Unique Paper Code	**:**	**72142802 AECE**		
Name of the Paper	**:**	**Urdu B**		
Duration	**:**	**3 Hours**	**Maximum Marks :**	**75**

نوٹ: کل چار سوالوں کے جواب لکھیے۔ پہلا سوال لازمی ہے۔

(۱) مندرجہ درج ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ **15**

(الف)

اورلاجو ایک پتلی شہتوت کی ڈالی کی طرح نازک سی دیہاتی لڑکی تھی۔ زیادہ دھوپ دیکھنے کی وجہ سے اس کا رنگ سونلا چکا تھا۔ طبیعت میں ایک عجیب طرح کی بے قراری تھی۔ اس کا اضطرار شبنم کے اس قطرے کی طرح تھا جو پارہ کراس کے بڑے سے پتے پر کبھی ادھر اور کبھی اُدھر لڑھکتا رہتا ہے۔ اس کا دبلا پن اس کی صحت کے خراب ہونے کی دلیل نہ تھی، صحت مندی کی نشانی تھی جسے دیکھ کر بھاری بھرکم سندر لال پہلے تو گھبرایا لیکن جب اس نے دیکھا کہ لاجو ہر قسم کا بوجھ، ہر قسم کا صدمہ حتیٰ کہ مار پیٹ تک سہہ گزرتی ہے تو وہ اپنی بدسلوکی کو بتدریج بڑھاتا گیا اور اس نے ان حدوں کا خیال ہی نہ کیا جہاں پہنچ جانے کے بعد کسی بھی انسان کا صبر ٹوٹ سکتا ہے۔ ان حدوں کو دھندلا دینے میں لاجونتی خود بھی تو حد ثابت ہوئی تھی۔ چونکہ وہ دیر تک اداس نہ بیٹھ سکتی تھی اس لیے بڑی سے بڑی لڑائی کے بعد بھی سندر لال کے صرف ایک بار مسکرا دینے پر وہ اپنی ہنسی نہ روک سکتی اور لپک کراس کے پاس چلی آتی اور گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہہ اٹھتی — ''پھر مارا تو میں تم سے نہیں بولوں گی —'' صاف پتا چلتا تھا وہ ایک دم ساری مار پیٹ بھول چکی ہے۔

(ب)

''اس پسماندہ ضلع میں ٹیلیفون عنقا تھے۔ سارے شہر میں صرف چھ موٹریں تھیں اور ہاسپٹل ایمبولینس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ وہ اتوار کا ویران سا دن تھا۔ ہوا میں زرد پتے اڑتے پھر رہے تھے۔ میں لق ودق سنسان پچھلے برآمدے میں فرش پر چپ چاپ بیٹھی گڑیاں کھیل رہی تھی۔ اتنے میں ایک یکہ ٹخ ٹخ کرتا آ کے برآمدے کی اونچی سطح سے لگ کر کھڑا ہو گیا اور سترہ اٹھارہ سال کے اجنبی لڑکے نے بھائی کو سہارا دے کر نیچے اتارا۔ بھائی کے ماتھے سے خون بہتا دیکھ کر میں دہشت کے مارے فوراً ایک ستون کے پیچھے چھپ گئی۔ سارے گھر میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اماں بدحواس ہو کر باہر نکلیں۔ اجنبی لڑکے نے بڑے رسان سے ان کو مخاطب کیا۔ ارے ارے دیکھیے، گھبرائیے نہیں! گھبرائیے نہیں۔ میں کہتا ہوں۔ پھر وہ میری طرف مڑا اور کہنے لگا۔''

(۲) درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک تشریح سیاق وسباق کے ساتھ لکھئے۔ **20**

(الف)

جب ہوا عرفاں تو غم آرامِ جاں بنتا گیا
سوزِ جاناں دل میں سوزِ دیگراں بنتا گیا
میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
میں تو جب مانوں کہ بھردے ساغر ہر خاص وعام
یوں تو جو آیا وہی پیر مغاں بنتا گیا۔
جس طرف بھی چل پڑے ہم آبلہ پایان شوق
خار سے گل اور گل سے گلستاں بنتا گیا
شرح غم تو مختصر ہوتی گئی اس کے حضور
لفظ جو منہ سے نہ نکلا داستاں بنتا گیا

(ب)

ڈرتے ڈرتے دم سحر سے
تارے کہنے لگے قمر سے
نظارے رہے وہی فلک پر
ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر
کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا چلنا، مدام چلنا
بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے
کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے
رہتے ہیں ستم کش سفر سب
تارے، انساں، شجر، حجر سب
ہوگا کبھی ختم یہ سفر کیا
منزل کبھی آئے گی نظر کیا

(۳) جوگندر پال کے افسانے عفریت یا سعادت حسن منٹو کے افسانے نیا قانون کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ **20**

(۴) مجروح سلطان پوری یا فانی بدایونی کی غزل گوئی کی خصوصیات لکھیے۔ **20**

(۵) افسانہ کی تعریف کیجیے اور اس کے اجزائے ترکیبی بھی لکھیے۔ **20**

یا

غزل کی تعریف کیجیے اور اس کے لازمی اجزا بیان کیجیے۔

(۶) اقبال کی نظم چاند اور تارے یا سردار جعفری کی نظم ٹوٹا ہوا ستارہ کا مرکزی خیال لکھیے۔ **20**